احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | یکم۔جنوری 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 48-83 نمبر 1 | جمعرات 2 رمضان۔1418ھ یکم صلح 1377ہش یکم جنوری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو! مذہب تو ایک عام لفظ ہے۔ اس کے معنے چلنے کی جگہ یعنی راہ کے ہیں اور یہ دین کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ ہر قسم کے علوم و فنون طبقات الارض، طبعی، طبابت، ہیئت وغیرہ بھی ان علوم کے ماہرین کا ایک مذہب ہوتا ہے۔ اس سے کسی کو چارہ ہو سکتا ہی نہیں۔ یہ تو انسان کے لئے لازمی امر ہے۔ اس سے باہر ہو نہیں سکتا۔ پس جیسے انسان کی روح جسم کو چاہتی ہے۔ معانی الفاظ اور پیرایہ کو چاہتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو مذہب کی ضرورت ہے۔ ہماری یہ غرض نہیں ہے اور نہ ہم یہ بحث کرتے ہیں کہ کوئی اللہ کہے یا گاڈ کہے یا پرمیشر ہمارا مقصد تو صرف یہ ہے کہ جس کو وہ پکارتا ہے۔ اس نے اس کو سمجھا کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ کوئی نام لو، مگر یہ بتاؤ کہ تم اسے کہتے کیا ہو؟ اس کے صفات تم نے کیا قائم کئے ہیں؟ صفات الٰہی کا مسئلہ ہی تو بڑا مسئلہ ہے۔ جس پر غور کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 464)

جماعت احمدیہ کو نیکیوں میں آگے بڑھانا ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نیکیوں کے لئے بھی عادت پیدا کرنی پڑتی ہے از خود نیکیوں میں دلچسپی پیدا نہیں ہوا کرتی۔ تھوڑی تھوڑی نیکیاں چکھا چکھا کر ساری دنیا کی جماعت کو آگے بڑھانا یہ ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ اور جب بھی نیکی کی عادت پڑتی ہے تو یہ عادت بدی کی عادت سے زیادہ پختہ ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیکی کی عادت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے ایک ایسی روحانی دائمی لذت ہے جس کا ردعمل کوئی نہیں مگر بدی کی دلچسپیاں خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں، کتنی طاقت سے اپنی طرف کیوں نہ کھینچیں، ہر شخص جب مزید بدی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے ضمیر کی ایک آواز ضرور اٹھتی ہے جو اس کو ملامت کرتی ہے اور ہر دفعہ اس ملامت کے اس کی حدیں پھلانگ کر انسان بدی Barrier کے اگلے دور میں داخل ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ آواز مرجائے اور جب مرجائے تو پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف اس کی واپسی یا نیکیوں کی طرف واپسی ناممکن ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کا خاص فضل اسے سنبھال لے۔

پس اب بھی ہم نے دیکھا ہے کہ (احمدیہ ٹیلی ویژن) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی نسلوں کے ذوق سدھر رہے ہیں۔ وہ بچے جو دن رات کارٹونوں کے سامنے یا خوفناک فلموں کے انتظار میں نہایت ہی مخرب اخلاق فرضی کہانیوں میں مبتلا ہو چکے تھے یعنی ایسے عادی بن گئے تھے جیسے کوئی نشے میں مبتلا ہو جائے وہ اب سب وہ پروگرام چھوڑ کر احمدیہ پروگراموں کو جن کے اندر سادگی اور فطری ایک جذب ہے، سچائی ہے، فطری جذب ہے، بے اختیاری ہے، کوئی بھی اس میں ایکٹنگ نہیں ہے، اس کے جب عادی بنتے ہیں تو پھر عادی ہوتے چلے جاتے ہیں ایک جگہ سے بھی کبھی آج تک یہ اطلاع نہیں آئی کہ احمدی بچوں نے کچھ عرصہ دیکھا اور اس کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسرے ٹیلی ویژنوں کی طرف منتقل ہو گئے۔ جب آئے تو ان کا ذوق بڑھتا گیا ان کا تعلق بڑھتا گیا اور جو بھی ہمارے پروگرام ہیں ان کے ساتھ ایک ذاتی وابستگی پیدا ہو گئی ہے۔

پس اس پہلو سے آج بھی جو خطبہ براہ راست یہاں سے نشر کیا جارہا ہے یہ کل عالم میں احمدیت کی یکجہتی اور ایک جان ہونے کا ایک عظیم ثبوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ ممکن نہیں تھا۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور بھی ہماری عالمی یکجہتی کو بڑھائے، ہم ایک مزاج بن کر ابھریں اور وہ جو قومی اور نسلی اختلافات ہیں ان کو مٹانے کے لئے تمام دنیا سے

باقی صفحہ 2 پر

اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

32 کروڑ روپے کی مضحکہ خیز خبر کی تحقیق کیلئے اگر کمیشن بنایا جائے تو جماعت احمدیہ اسے خوش آمدید کہے گی۔ (ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ (پ ر) روزنامہ پاکستان اور دیگر اخبارات میں تحفظ ختم نبوت کے مولویوں کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ "اگر 32 کروڑ روپے کے معاملے کی تحقیقات کیلئے کمیشن بنایا جائے تو ہم اس کے سامنے تمام شواہد پیش کریں گے"

جماعت احمدیہ ہر ایسے کمیشن کو خوش آمدید کہے گی کیونکہ اس سے قبل بھی جماعت کے خلاف کئی الزامات لگائے گئے اور اخبارات میں جھوٹے، پراپیگنڈے کی خوفناک مہمیں چلائی گئیں مگر حالات نے ثابت کیا کہ مولویوں کی بے باکیاں محض جھوٹ تھیں۔ اس کی ایک مثال کافی ہے کہ:۔

اسلم قریشی کے اغواء اور قتل کے بارے میں اخبارات نے صفحات کے صفحات کالے کئے۔ مولویوں نے قسمیں کھا کر اپنے آپ کو پیش کیا کہ اگر اسلم قریشی کے قتل میں مرزا طاہر احمد کا ملوث ہونا ثابت نہ ہو تو ہمیں چوک میں لٹکا کر پھانسی دے دی جائے۔ پھر کیا ہوا؟! اسلم قریشی بلوچستان سے زندہ بازیاب ہو گئے اور یہ منظر ٹی وی پر پوری قوم کو دکھایا گیا۔

اب بھی جماعت احمدیہ 32 کروڑ والی شرانگیز اور مضحکہ خیز خبر کی تردید کر چکی ہے۔ اگر مولویوں کے پاس کوئی ثبوت ہے تو مولویوں کو فوری طور پر یہ ثبوت پیش کرنا چاہئے۔

اس خبر کا مضحکہ خیز پہلو یہ ہے کہ 32 کروڑ روپے کی خبر صرف مولویوں کو ہوئی اور کسی بھی حکومتی ادارے کو اس کا علم نہ ہو سکا۔

نیز مولوی صاحبان نے یہ بھی بیان دیا ہے کہ اگر مرزا طاہر احمد صاحب کو پاکستان بلایا جائے تو پھر وہ ثبوت پیش کریں گے۔ اگر تو یہ معاملہ ملکی سلامتی کا ہے تو مولویوں کو مرزا صاحب کا انتظار کئے بغیر ہی فوری طور پر حکومت کو ثبوت فراہم کرنے چاہئیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

مرزا خورشید احمد

پریس ریلیز

○ روزنامہ خبریں مورخہ 30۔دسمبر 1997ء کی اشاعت میں مولانا اللہ یار ارشد کے حوالہ سے بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے یہ اظہار کبھی نہیں کیا کہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات میرے مباہلہ کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔

مولانا اللہ یار ارشد نے اس تردید میں بھی صریحاً غلط بیانی سے کام لیا ہے جیسا کہ اس سے قبل انہوں نے خطبات جمعہ میں اور ربوہ کی گلیوں میں اعلان کر کے یہ غلط بیانی اور افترا کیا کہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات میرے مباہلہ کا نتیجہ ہے۔

جب ان سے اس جھوٹ کے بارہ میں پوچھا کہ کب اور کہاں آپ نے انہیں مباہلہ کیلئے بلایا؟ اور کیا انہوں نے اس مباہلہ کو قبول کرنے کا اعلان کیا؟ تو جواب نہیں دے سکتے تھے تو فوراً ایک کھلے کھلے اعلان کا سرے سے ہی انکار کر گئے جس کے سننے والے سینکڑوں موجود ہیں۔ ان کی اپنی زبان میں ٹیپ شدہ ریکارڈ موجود ہے۔

چہ دلاور است دزدے۔ کہ بکف چراغ دارد

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم صلح 1377 ھش — یکم جنوری 1998ء

تقویٰ - سچا تقویٰ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی۔ تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان' اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسااوقات تقویٰ کو دور کرکے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔"

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اول تو انسان کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے اور پھر یہ کہنا بھی کافی نہیں کہ تقویٰ اختیار کیا گیا۔ بلکہ تقویٰ بھی سچا تقویٰ ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی۔ پس ہمارا پہلا فرض تو یہ ہے کہ ہم محض تقویٰ سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اپنے تقویٰ کو سچا تقویٰ بنائیں۔ سچا تقویٰ بنانے سے ہی ہم اسے اپنی زندگی کے تمام شعبوں پر لاگو کرسکتے ہیں۔ کوئی فعل ایسا نہیں اور کوئی قول ایسا نہیں جس کا تعلق تقویٰ سے نہ ہو۔ ہم کس طرح بات کرتے ہیں۔ کیا بات کرتے ہیں ہم سے کیا فعل کرتے ہیں ہم سے کیا فعل سرزد ہوتا ہے۔ کس نیت کے ساتھ کوئی فعل سرزد ہوتا ہے۔ یہ تمام باتیں تقویٰ کی باریک راہوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور چونکہ سب سے زیادہ انسان زبان استعمال کرتا ہے سارا دن بولتا رہتا ہے بلکہ بعض لوگ تو بہت ہی زیادہ بولنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے تقویٰ کا زبان سے بہت زیادہ تعلق ہے۔ سچا تقویٰ یہی ہے کہ انسان زبان کو اس طرح استعمال کرے کہ وہ خداتعالیٰ کے احکام کے ماتحت ہو۔ نافع الناس ہو۔ کسی کو ضرر نہ پہنچائے۔ کسی کا دل دکھی نہ کرے۔ اگر ہم اپنی زبان کو اس طرح کنٹرول کرلیں تو ہمارے اپنے لئے بھی یہ بات راحت اور خوشی کا باعث ہوگی اور دوسرے لوگ بھی نہ صرف اس کے ضرر سے بچ جائیں گے بلکہ انکے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مفید ثابت ہوگی۔

پس پہلی بات تو یہ کہ تقویٰ ہو اور سچا تقویٰ ہو۔ اور اس کے بعد اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ سچا تقویٰ ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔ کن باتوں سے ہمیں گریز کرنا چاہئے اور کون سی باتیں ایسی ہیں جو ہم کہہ کر دنیا کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ نہ صرف ہمیں تقویٰ عطا کرے بلکہ سچا تقویٰ عطا کرے اور ہماری زندگی کے ہر شعبے میں سچا تقویٰ اس طرح رچ بس جائے کہ ہم سے سوائے اچھی بات کے اور کوئی بات کہی نہ جاسکے اور سوائے اچھے فعل کے ہم سے کوئی فعل سرزد ہی نہ ہو۔ یہی وہ بات ہے جو اس مختصر سے اقتباس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمائی ہے۔

پس آیئے ہم اس کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

ٹوٹنے والے رشتوں کو تم رشتے ہی کیوں کہتے ہو
کیا یہ بھی سوچا ہے تم نے تم کس دنیا میں رہتے ہو
جو آیا ہے وہ جائے گا اور بِن پوچھے ہی جائے گا
یہ زخم بہت گہرے ہیں مگر یہ زخم ہمیشہ سہتے ہو
رہنے کا یہاں امکان نہیں لہروں کے مسافر ساتھی ہو
یہ دنیا بھی اک دریا ہے اس دریا میں تم بہتے ہو

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب مجلس انصار اللہ پاکستان)

مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کا یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی المناک وفات پر دلی تعزیت اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نواسے تھے۔ آپ 13۔ مارچ 1911ء کو قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت صاحبزادی بو زینب صاحبہ کے گھر پیدا ہوئے۔

خداتعالیٰ کے فضل سے آپ نے دینی و ملی خدمات سے بھرپور زندگی پائی۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں اور کالج کی تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ 1926ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک انجمن انصاراللہ قائم فرمائی۔ آپ بھی اس انجمن کے ممبر تھے۔

مجلس انصاراللہ کی مرکزی مجلس عاملہ میں 1940 سے 1945ء تک نائب صدر کے علاوہ مہتمم صحت جسمانی اور مہتمم عمومی رہے۔

مجلس انصاراللہ کی مرکزی مجلس عاملہ میں 1956ء سے 1969ء تک پہلے قائد تربیت پھر قائد ذہانت و صحت جسمانی رہے۔ جلسہ سالانہ کے انتظام میں 1940ء سے 1963ء تک لمبا عرصہ فرائض سرانجام دیئے۔ بعدہ بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ نے سارے انتظام کی نگرانی فرمائی۔

جماعتی خدمت کے لحاظ سے پہلے نائب ناظر امور عامہ پھر ناظر امور عامہ اور ناظر امور خارجہ مقرر ہوئے۔ زراعت اور ضیافت کی نظارتیں بھی آپ کے پاس رہیں۔

یکم مئی 1971ء سے ناظر اعلیٰ اور 1984ء سے اس کے ساتھ ساتھ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کے بلند مناصب پر تادم آخر فائز تھے۔ اس حیثیت میں آپ کی خدمات تاریخ کا حصہ ہیں۔ اسی طرح جماعتی تاریخ میں سب سے زیادہ مرتبہ اور طویل ترین عرصہ کے لئے امیر مقامی رہے۔ بلاشبہ آپ نے مشکل ترین حالات میں بڑی پامردی۔ صلاحیت۔ ہمت۔ حوصلہ۔ خلوص۔ ایثار اور کامل وفاشعاری کے ساتھ اور قابل رشک فہم و فراست اور تدبر و ذہانت سے کام لیتے ہوئے تمام ذمہ داریاں نبھائیں۔ نہایت کامیابی اور حسن و خوبی کے ساتھ بطور صدر مجلس مشاورت انتہائی اہم فرائض سرانجام دیئے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں آپ ایک مثال تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی متعدد بشارتوں کے مصداق۔ منیب الی اللہ اور دوسری طرف نہایت درجہ نافع الناس وجود تھے۔ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے میں کوشاں رہنے والے محب خلق بزرگ تھے۔

امامت کے ساتھ وابستگی اور سچی عقیدت میں آپ نمونہ تھے۔ غیر مشروط اطاعت کے لئے مستعد رہتے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ہم اس موقع پر دلی جذبات غم کے ساتھ اپنے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ جملہ افراد خاندان خصوصاً آپ کی بیگم صاحبہ' اولاد نیز عالمگیر جماعت احمدیہ کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ مولیٰ کریم اپنے کرم سے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بے پایاں رحمت کا سلوک فرمائے اور اپنے قرب خاص میں آپ کے درجات عالیہ بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ

○○○

بقیہ صفحہ 1

ایک مزاج کے لوگوں کا ایک قوم کا ایسا ابھرنا لازم ہے جو ایک مرکزی دماغ کے ساتھ وابستہ ہو' ایک مرکزی دل کے ساتھ دھڑکتی ہو اور اس کے زیروبم میں ان کی ساری زندگی ہو۔

(از خطبہ 29۔ نومبر 1996ء)

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

(عبادت) اصل میں دعا ہے (عبادت) کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ ہوتا ہے اگر (عبادت) میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں پیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گذرتا ہے اور اس کی ندا کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل کو بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خداتعالیٰ کا ہے۔ کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترک شر ہوتا ہے اور ایک افاضہ خیر۔ متقی ترک شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضہ خیر کو چاہتا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

ابلیس کے معنے یہی ہیں کہ اس نے علم حاصل نہ کیا۔ اس نے سمجھا کہ جو کچھ مل سکتا تھا وہ مجھے مل گیا اور جو مجھے نہیں ملا وہ کسی کو نہیں مل سکتا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی امید منقطع ہو گئی۔ خدا تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے (-) اس نے کہا کہ میں اس مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا کہ علم سیکھوں۔ استکبار کے معنے کس چیز کو بڑا سمجھنے کے بھی ہیں۔ اس نے اس کو بڑا سمجھا کہ یہ کہاں ممکن ہے یہ باتیں سیکھی جا سکیں۔ چونکہ یہ سب ڈھکونسلے ہیں اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ آدم کا شاگرد بنوں۔

اس انکار علم کی وجہ سے وہ محروم ہو گیا اور محروم ہونے کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ ذلیل ہو گیا۔ اور آدم جس نے علم حاصل کیا تھا اس کی نسل غالب آگئی۔ اب بھی ہم دیکھتے ہیں دنیا میں (آدم کو اسماء سکھانے) کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک قوم علوم کے حصول میں کوشش کرتی ہے اور نئی نئی باتیں نکالتی رہتی ہے۔ اور ایک دوسری کہتی ہے یہ کہاں ممکن ہے کہ کوئی نیا علم نکلے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ علم میں ترقی کرنے والی قومیں غالب آرہی ہیں اور دوسری ذلیل ہو رہی ہیں۔ جب یورپ والے توپ اور بندوق کی ایجاد کر رہے تھے تو ایشیا والے کہتے تھے یہ کہاں ممکن ہے کہ کوئی ایسی چیز بھی بن سکے جو دور سے دشمن کو مار لے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ والے ترقی کر گئے۔ پس یہ سمجھنا کہ فلاں بات حاصل نہیں ہو سکتی انسان کو ابلیس بنا دیتا ہے۔ اور پھر ایسے انسان سے دنیا میں وہی سلوک ہوتا ہے جو آدم کے مقابلہ میں ابلیس سے ہوا۔ جس طرح ابلیس کو نکال دیا گیا اسی طرح ایسے انسانوں کو بھی دنیا سے نکال دیا جاتا ہے۔ اور دنیا سے نکال دینے کا یہ مطلب ہے کہ ایسی قوم مٹا دی جاتی ہے یا ذلیل اور خوار کر دی جاتی ہے۔ اب چونکہ یورپ والے آدمؑ کا کام کر رہے ہیں نئے نئے علوم دریافت کرتے اور تمام علوم کو ترقی دے رہے ہیں اس لئے وہ ترقی کر رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علوم کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نئے علوم نہیں نکالتے وہ مٹ رہے ہیں۔ امریکہ کے اصلی باشندوں کو دیکھو ان کی کیا حالت ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا میں پرانی نسل کے کروڑوں انسان تھے مگر اب شاید چند ہزار رہ گئے ہوں گے۔ عقلی طور پر ہندوستانیوں کا بھی یہی حال ہے گو وہ ہندوستان سے نکالے نہیں گئے مگر ان پر بھی حکومت انہی لوگوں کی ہے جنہوں نے علوم کو ترقی دی۔ ان قوموں کا یہ حال کیوں ہوا؟ اسی لئے کہ انہوں نے علم سے استکبار کیا۔ مختلف زمانوں میں ابلیس مختلف رنگ اختیار کرتا ہے۔ اس زمانہ میں اس نے یہ رنگ اختیار کیا کہ ایجادیں نہیں ہو سکتیں اور یہ ناممکن بات ہے۔ چنانچہ جب پہلے پہل ریل گاڑی ہندوستان میں چلی تو ہندوستان کے لوگ اس بات سے انکار کرتے ہوئے کہ آگ اور پانی میں اس قسم کی طاقت ہو سکتی ہے اسے دیوتا سمجھنے لگے۔ اور گاڑی کھڑی ہوتی تو انجن پر پھول چڑھاتے کہ یہ بھی ایک دیوتا ہے۔ یہ ان کی اس مایوسی کا نتیجہ تھا کہ بھلا انسان اس قسم کی ایجاد کہاں کر سکتا ہے۔

پس جب ابتداء سے انسان کی عظمت اور ترقی آدم سے مشابہ ہونے یعنی علم حاصل کرنے پر ہے اور علم سے مایوس ہونا ابلیس بننا ہے۔ تو سمجھ لو انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ علم حاصل کرے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ (دین حق) کے معنے علم اور کفر کے معنے جہالت ہیں۔

ООО

الفضل فورم کا افتتاحی خطاب

نسیم سیفی صاحب

احباب کو اس بات کا علم ہے کہ آج کا "الفضل فورم" ہومیو پیتھی سے متعلق ہے بہت شارٹ نوٹس پر اس فورم کا موقعہ پیدا ہوا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری حاضری تسلی بخش ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہومیو پیتھی میں واقعی دلچسپی ہے اور اس میں دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ اصل بات تو ہومیو پیتھی کی آپ سے ہمارے مہمان خصوصی کریں گے میں صرف اپنی صدارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دو باتیں کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

پہلی بات میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے شروع کروں گا کہ جب چند سال ہوئے حکماء کی رجسٹریشن ہو رہی تھی اور حکیم یہاں تشریف لائے تھے کہ حکیموں کی رجسٹریشن کی جائے تو حضرت صاحب نے انہیں ایک عصرانہ دیا تھا اس پر مجھے بھی بلایا گیا تھا۔ میرے ساتھ ربوہ کے ایک یا دو اور افراد تھے اور ان میں میں بھی شامل تھا۔ اس موقعہ کی ایک بات جو میں بیان کرنی چاہوں گا۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر زمانے میں جو روحانی علاج آتا ہے۔ اسی کے مطابق ایک جسمانی علاج آتا ہے اور اس زمانے کا روحانی علاج دعا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور کوئی ہتھیار نہیں ہمارا۔ اور اس کے مقابلے پر جو جسمانی علاج آیا ہے وہ ہومیو پیتھی ہے۔ اور اس کی دلیل حضرت صاحب نے یہ دی کہ جب ہم 22 ویں پوٹنسی پر پہنچتے ہیں تو دوا غائب ہو جاتی ہے۔ جس طرح دعا نظر نہیں آتی۔ ہم دعا کرتے ہیں خدا تعالیٰ سے، لیکن نہ دعا نظر آتی ہے نہ پتہ چلتا ہے کہ دعا کس طرح کی جا رہی ہے۔ اور اس کا اثر کیا ہو رہا ہے۔ جب تک اس کا پورا اثر ظاہر نہ ہو جائے۔ اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا کہ 22 ویں پوٹنسی پر دوا ختم ہو جاتی ہے تو گویا کہ یہ دوا بھی دعا کی طرح ہے جس طرح ہم لوگ دعا مانگتے ہیں۔ تو روحانی علاج حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعے آیا کہ یہ زمانہ دعا کا زمانہ ہے اور جسمانی علاج ہے وہ ہومیو پیتھی ہے۔ اس بات کو شروع کرکے میں ایک اور بات یہ کہوں گا کہ جب میں وکیل التعلیم تھا اور اس وقت تک ہمارا یہاں طبیہ کالج کھلا نہیں تھا۔ اب تو کھل کر بند بھی ہو چکا ہے۔ اس وقت میرے پاس ایسے نقشے آئے بلڈنگ کے جو حضرت امام جماعت الثانی نے بنوائے ہوئے تھے اور ارشاد یہ تھا کہ ان کو ہومیو پیتھی کے کالج کے لئے استعمال کیا جائے۔ وہ کچھ دیر میرے پاس رہے یہ مجھے معلوم نہیں کہ پھر آگے کیا ایکشن لی گئی۔ لیکن نقشے ہیں کہیں نہ کہیں پڑے ہیں اور خدا نے چاہا تو کوئی وقت ایسا بھی آئے گا۔ کہ ہمارا ہومیو پیتھی کا کالج کھلے گا حضرت امام جماعت الثالث کے وقت میں مجھے درد گردہ تھی۔ بہت زیادہ درد گردہ تھی۔ بلکہ یہاں تک کہ میرے بیرون ملک جانے کا انتظام ہوا کہ میں تین ماہ کے لئے جاؤں ٹکٹ خرید لیا گیا۔ ویزے لے لئے گئے لیکن میرے گردے کی درد اتنی زیادہ تھی کہ میں جا نہ سکا۔ میں نے حضرت صاحب سے بات کی۔ ایک سال تک میرا ٹکٹ بھی رکھا گیا۔ میں نے بات کی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ فضل عمر ہسپتال میں جاؤ اور وہاں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے پاس چلے جانا میں نے ان کو ہومیو پیتھک کی دوائی دی ہوئی ہے۔ پتہ نہیں یہ نام ٹھیک ہے یا نہیں B.Prera اس بات کو کئی سال ہو گئے۔ یہ آپ کی ہومیو پیتھی میں دلچسپی تھی گویا کہ حضرت امام جماعت الثانی حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت امام جماعت الرابع سب کی دلچسپی اب تو اسے عالم گیریت حاصل ہو گئی ہے۔ ساری دنیا میں ہومیو پیتھی کا علاج آگے سے آگے چلنا شروع ہو گیا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ آج سے پچاس سال پہلے گھروں میں بعض اوقات بعض عورتیں ہومیو پیتھی کا علاج کیا کرتی تھیں۔ مجھے اس میں دلچسپی کا اس طرح موقعہ ملا کہ میں لاہور میں تھا۔ وہاں ایک ڈاکٹر تھے۔ ڈاکٹر مسعود احمد قریشی۔ ان کا احمدیت سے اس طرح تعلق تھا کہ وہ قادیان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے معالج بن کر جایا کرتے تھے۔ انہوں نے خود مجھے واقعہ سنایا کہ کس طرح میں وہاں گیا کس طرح قادیان کو دیکھا۔ اور لاہور میں میری موجودگی میں حضرت نواب محمد احمد خان صاحب تشریف لائے تھے علاج کے لئے۔ قریشی صاحب کو پتہ چلا کہ میں لاہور میں ہوں۔ کام کرنے کو تو کوئی ہے نہیں جو کام تھا وہ چھوڑ دیا تھا کہا کہ میرے پاس آجاؤ۔ میں ان کے پاس چلا گیا۔

ان کا ایک رسالہ ہومیو پیتھی میگزین تھا انہوں نے کہا کہ اس میں آپ لکھا کریں۔ چنانچہ اس میں بھی لکھنے کا موقعہ ملا اور دو تین چھوٹے چھوٹے پمفلٹ۔ کہہ لیجئے کتابیں کہہ لیجئے کتابچے ترجمہ کرکے چھپوانے کا بھی موقعہ ملا۔ ان میں سے ایک ہنی مین کی لائف تھی۔ وہ میں نے ترجمہ کی۔ ایک رسالہ تشخیص الامراض تھا وہ ترجمہ کیا۔ اور ان دنوں خاص بات جو میرے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ یہ کہ ان دنوں انگلستان میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہاسپٹلز میں ہومیو پیتھک کی Beds رکھی جائیں۔ تو ڈاکٹر صاحب نے کہا میرا خیال ہے کہ اس پر ایڈیٹوریل لکھا جائے چنانچہ ہندوستان میں ہاسپٹلز میں ہومیو پیتھی کی Beds رکھنے کے لئے سب سے پہلا ایڈیٹوریل وہ تھا اور وہ میرا لکھا ہوا تھا اس کے بعد میں لاہور سے چلا گیا۔ اور دہلی میں ملازم ہو گیا۔ وہاں پر ہمارے جو سپرنٹنڈنٹ تھے بھی ہومیو پیتھک میں دلچسپی لیتے تھے میں اور وہ دونوں مل کر کلکتے سے کتابیں منگوایا کرتے تھے۔ خاص طور پر کلکتے سے۔ جہاں بہت اچھا ہومیو پیتھک کا مرکز تھا۔

گویا کہ کہا جا سکتا ہے کہ مجھے بھی تھوڑا سا شروع ہی سے ہومیو پیتھی سے تعلق رہا ہے اور آج میں خوش ہوں کہ اس ہومیو پیتھی کی محفل جو ہے اس میں میں بھی شریک ہوں۔ باقی باتیں جو ہیں ہومیو پیتھی کے متعلق وہ خدا کے فضل سے آپ کو ہمارے ڈاکٹر صاحب بتائیں گے۔ میں ان سے گذارش کروں گا کہ وہ اب ایڈریس کریں۔

ООО

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے نام ایک مکتوب میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مندرجہ ذیل نصیحتیں فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اصل ہدایتیں میری دعائیں ہی ہیں۔ جو میں اوپر کر آیا ہوں۔

۱۔ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اس لئے داعی الی اللہ کو غسل کرنے، بالوں کے درست کرنے اور درست رکھنے کا اور لباس کو درست رکھنے کا خیال رکھنا چاہئے۔ جمعہ کے دن عطر لگانا چاہئے۔ منہ کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہئے

۲۔ مکان کو صاف رکھنا چاہئے۔ باہر سے بھی اور اندر سے بھی۔ ہر ایک چیز باقرینہ اور ترتیب سے ہے۔

۳۔ خانہ خدا کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور ہمیشہ جمعہ کے دن وہاں خوشبو جلائی جائے۔

۴۔ جلسوں کے موقعوں پر بھی خوشبو کی بتیاں جلائی جائیں۔

۵۔ دعاؤں پر خاص طور پر زور دینا چاہئے کہ یہ سب کام کی جان ہیں۔

۶۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ احمدی زیادہ آپس میں ملیں اور زیادہ سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیں۔ چندہ بھی دیں اور کام بھی کریں۔ اس امر کا خیال رکھنا کہ وہ بلاوجہ مربی سے ناراض نہ ہوں اور ان سے کاموں کے متعلق مشورہ لیتے رہنا چاہئے۔

۷۔ دعوت قبول کرنے والے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ ہمیشہ ان سے ایسا تعلق رہے کہ وہ یہ محسوس کریں کہ یہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں۔ بیمار کی عیادت۔ تکلیف زدہ کی مدد۔ خوشی اور غمی میں شراکت ضرور کرنی چاہئے بغیر اس کے کہ وہ لوگ مضبوط ہوں۔ دین حق ان ممالک میں مضبوط نہ ہوگا۔

("تحریک جدید"۔ ستمبر 1970ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الباری ناصر کراچی

ماہنامہ مصباح اکتوبر 1986ء

صحرا کا ایک سفر

سبز سرخ کاغذوں میں لپٹے اور باریک گوٹے سے بندھے انعامات سے لدی ہوئی میز بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ تقسیم کا مرحلہ آیا۔ یہ انعام سب سے زیادہ بچوں کو کلام الٰہی پڑھانے کا ہے۔ یہ انعام سب سے زیادہ ترجمہ کلام الٰہی پڑھانے کا۔ یہ خدمت خلق کا۔ اسی طرح سب انعامات بشاش چہروں والی سادہ سادہ خواتین وصول کر رہی تھیں۔ ایک آخری انعام جو سب سے بڑا تھا۔ اس اعلان کے ساتھ دیا جا رہا تھا یہ انعام ضلع کراچی کے محترم امیر صاحب نے اصلاح و تربیت کی نمایاں کوششوں کے اعتراف میں اپنی جانب سے مسز سلمٰی خالد صاحبہ کو دیا ہے۔ یہ (۔) کبیر کا پورا سیٹ تھا۔ رشک اور تحسین کی سینکڑوں نگاہوں کا مرکز اس وقت یہ مسکراتی ہوئی پروقار خاتون تھیں۔ جن کے دل کے دروازے ہر امیر غریب احمدی ' غیر از جماعت چھوٹے بڑے کے لئے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ کیونکہ اس خاتون کی گود میں دودھ کے ساتھ یہ سبق بھی ملتا رہا کہ زندگی وہی ہے جو کسی کے کام آ جائے۔ امیر صاحب نے ان کی مجموعی خدمات کے اعتراف میں انعام سے نوازا تھا۔ اس ضمن میں ایک سفر کا ذکر بھی آیا تھا جس سے وہ اسی دن واپس آئی تھیں۔ مجھ سے بعض خواتین نے اس سفر کے متعلق دریافت کیا تو میں نے اس کا مفصل جواب دینے کا وعدہ کیا اور اس وعدے کی تکمیل کے لئے ایک طویل نشست میں سارے حالات پوچھ کر لوح دل پر محفوظ کرتی گئی۔ ان کی طبیعت کے انکسار سے ایک ہلکی پھلکی جنگ کے بعد حالات سنانے پر آمادہ کر لیا۔ سب سے پہلے میں نے آج کی مصروف زندگی کا حوالہ دے کر پوچھا کہ آپ کو اتنی تیز رفتار زندگی سے فرصت نکال کر اس سفر کی تحریک کیسے ہوئی؟

انہوں نے جواب دیا کہ میرے میاں خالد صاحب اکثر تربیتی پروگرام ترتیب دیتے رہتے ہیں۔ کئی جگہ از خود جاتے ' واپس آ کر پسماندہ علاقوں کی مشکلات بیان کرتے تو اکثر مجھے خیال آتا کہ ان مجبور لوگوں کی کس طرح مدد کی جائے۔ میں حسب توفیق اپنے خرچ سے پیسے بچا کر نقد امداد دیا کرتی تھی۔ اپنے ملنے والوں سے بھی کہتی کہ اپنے فالتو اخراجات میں کمی کر کے غریب علاقوں کی مدد کریں۔ مجھے خوشی ہے کہ اکثر میری اس قسم کی تحریکوں پر میری سہیلیوں اور واقف کاروں نے دل کھول کر چندہ دیا۔ کبھی کبھی میں سوچا کرتی کہ صرف خدا تعالیٰ کے اس حکم کی بناء پر کہ مستحقین کی مدد کی جائے عملی طور پر بھی مدد کی جائے۔ پچھلے دنوں میرے شوہر ایک صحرائی علاقے کے سفر کا پروگرام بنا رہے تھے۔ میں نے بھی اپنے شوق کا اظہار کر دیا۔ میرے دل کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے مجھے بھی اس عارضی وقف کی اجازت مل گئی۔

میرا اگلا سوال تھا کہ اس سفر میں کوئی دنیاوی فائدہ یا غرض بھی شامل تھی یا نہیں۔ "نہیں بالکل نہیں" سلمٰی جلدی سے بولیں۔ "اس میں ہمارا اضافی خرچ ہوا مگر اصل مقصد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت تھا۔ اگر آپ مجھ سے یہ سوال دریافت نہ کرتیں تو میں یہ بھی پسند نہ کرتی کہ اس کی تشہیر ہو۔"

"یہ سفر صحراؤں میں انوکھا سا سفر تھا تیاری میں کن مراحل سے گزرنا پڑا۔" میرے استفسار کے ساتھ سلمٰی کی نگاہوں کے سامنے سارے حالات آ گئے اور وہ اپنے دھیمے لہجے میں سنانے لگیں۔

"یہ تو ہمیں پہلے سے معلوم تھا کہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قیام کے لئے کوئی ہوٹل نہیں ہو گا مرضی کا تیار کھانا بھی نہیں ملے گا ہمیں تو یہ بھی بتایا گیا تھا کہ وہاں پینے کا پانی بھی آسانی سے مہیا نہیں ہو گا۔ ہمارا مقصد بھی یہی تھا کہ کچھ تکلیف اٹھا کر دوسروں کی تکلیف کا اندازہ کیا جائے۔ ہم نے اپنے ساتھ بستر لئے۔ ایک مہینے کا کھانے پینے کا سامان لیا۔ خیمہ کا انتظام وہیں سے کرنا تھا۔ فروری کے آخری ہفتہ میں جمعے کے دن سفر کا آغاز کیا۔ عبادت جمعہ حیدر آباد میں پڑھی شام کو نواں کوٹ پہنچے۔ نواں کوٹ میں ہمارا قیام میرے شوہر کے دوست مورانی صاحب کے گھر تھا۔ یہ بڑے مخلص قربانیوں کا جذبہ رکھنے والے دوست ہیں۔ ان کی اہلیہ اور بچے بھی خدا کی محبت میں سرشار ہیں۔ باتوں باتوں میں انہوں نے اپنی شادی کا واقعہ بتایا۔ جو بجائے خود بڑا ایمان افروز ہے کہ صرف حضرت صاحب کی تحریک پر لڑکی کے والدین نے بغیر لڑکے کو دیکھے تمدن وغیرہ کے فرق کو ملحوظ خاطر نہ رکھتے ہوئے اطاعت کے جذبے سے شادی کر دی جو بہت کامیاب ہے۔ مورانی صاحب پہلے ہندو تھے۔ ان کی بے خوفی اور بہادری دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ عورتیں بچے مرد سب بہت نڈر تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جان ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں۔ ان کی مہمان نوازی تا عمر یاد رہے گی خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔

اس سے آگے ریگستان کا سفر تھا تاحد نظر ریت کے ٹیلے اور خشک دھوپ کھائی ہوئی گھاس پھیلی ہوئی تھی۔ ہم جیپ میں تھے اور ہچکولوں کے مارے بدن دکھ رہا تھا۔ پھر بھی ہم بہت آرام میں تھے سامان سے لدے ٹرکوں کے اوپر مسافر بیٹھے ہوئے تھے کچے راستے پر ٹرک کا سفر پھر سامان کے اوپر دھوپ میں بیٹھنا اور اسی طرح کئی کئی دن گزارنا پھر کہیں کوئی کچی آبادی نظر آتی تھی۔ ایک دفعہ مٹھی میں تھوڑا رکے جہاں زیادہ تر آبادی ہندوؤں کی ہے۔ لڑکیوں کا سکول اور کالج بھی ہے۔ بازاروں میں عورتیں بہت کم نظر آتی ہیں۔ پانی بہت دقت سے حاصل ہوتا ہے۔ گہرے گہرے کنوئیں ہیں۔ اونٹ یا چار چار گدھے مل کر رسہ کھینچتے ہیں تو پانی کا بڑا ڈول اوپر آتا ہے۔

ہماری منزل مٹھی سے بھی آگے تھی یہاں سے ایک مقامی دوست شرما صاحب بھی شریک سفر ہوئے۔ جو مقامی آبادی کے رہن سہن اور لوگوں کے مزاج شناس تھے۔ راستے میں معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ ایک پرانا قلعہ بھی دیکھا جس میں ایک طویل سرنگ ہے۔ یہاں قدیم آرین لوگ آباد ہیں۔ ہندوؤں میں ذات پات کی شدت سے پابندی ہے۔ یہاں نیچ قومیں ہیں جو سالہا سال سے اونچی ذات والوں کے ظلم و ستم سہہ سہہ کر اب یہ بھی فراموش کر چکے ہیں کہ ان کے کچھ حقوق ہیں اور ان سے مساویانہ سلوک کیا جائے۔ ظلم و ستم کا اندازہ اس واقعہ سے ہو گا کہ ایک مرتبہ ایک شودر ذات شہر میں مزدوری کرنے کے بعد چند عمدہ کپڑے جو کہ مشین پر سلے ہوئے تھے اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خرید لایا۔ شادی کے موقع پر چند اونچی ذات کی عورتیں بھی مدعو تھیں۔ انہوں نے اچھے کپڑوں کو دیکھا تو حسد میں جل بھن گئیں اور ان کو پھاڑ دیا اور دلہن کو سادہ کپڑوں میں رخصت ہونا پڑا۔ ان کو انسانیت کے احترام سے متعلق تعلیمات سادہ انداز میں بتائی جائیں تو بہت متاثر ہوتے ہیں۔ بت پرستی اور قدیم رسمیں چھوڑ کر توحید پرست بن جاتے ہیں۔ مگر ان میں خود اپنی حالت بدلنے کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ذات پات کا تکلیف دہ رواج اس حد تک رچا ہوا ہے کہ شودر اقوام ایک دوسرے سے بھی چھوت چھات کرتی ہیں بلکہ مسلمان بھی اس میں ملوث ہیں۔ اور وہ اونچی ذات والے ہنود سے تو معاشرتی تعلق رکھتے ہیں لیکن نیچ ذاتوں سے دور رہتے ہیں۔ اگر کوئی نیچ ذات والا ہندو (دین حق) قبول کرنا بھی چاہے تو حتی الوسع حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ شرما صاحب کی باتیں سنتے ہوئے سفر آسانی سے گزر رہا تھا اور راستہ بھی نسبتاً ہموار تھا۔ ہماری منزل ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس میں ایسے درخت لگے ہوئے تھے جو آمد بہار کے ساتھ ہی پھولوں سے لد جاتے ہیں۔

یہاں پر لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنے مکان بہت کم لاگت سے بنا لیتے ہیں۔ بڑے سے رقبہ میں ارد گرد خاردار جھاڑیاں ڈال کر کچھ چار دیواری قسم کی باڑھ بنا لیتے ہیں۔ جس میں گیلی مٹی سے چھوٹے چھوٹے گول کمروں کی دیواریں ساڑھے چار پانچ فٹ تک اٹھاتے ہیں۔ چھت جھاڑیوں اور گھاس سے اس خوبی سے بناتے ہیں کہ اندر پانی نہیں ٹپکتا۔ اس میں کوئی کھڑکی یا روشن دان نہیں ہوتا جب کوئی نئی شادی ہوتی ہے تو اسی گھیرے ہوئے رقبہ میں ایک اور جھونپڑی ' جسے یہ لوگ چورا کہتے ہیں ' بن جاتی ہے۔ کھانے پینے کا سامان کتے بلیوں سے بچانے کے لئے مٹی کی ایک گھڑا نما چیز بڑولی بنا لیتے ہیں جو تنور سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسی میں سامان رکھ دیا جاتا ہے۔ گھر صاف ' لپائی کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ صحن میں ایک چبوترا عام اٹھنے بیٹھنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ آپس میں مل جل کر رہنے کا رواج ہے لڑائی جھگڑا بالکل نہیں ہوتا۔ بچے بڑے آپس میں پیار سے رہتے ہیں۔ چوری بالکل نہیں ہوتی فصل اچھی ہو تو وہیں گزر بسر کر لیتے ہیں۔ ورنہ کئی کئی دن کا دشوار گزار سفر کر کے شہروں میں محنت مزدوری کرنے نکل آتے ہیں۔ یہ لوگ مہمان نواز ہیں۔ مہمان کو کھانے کا ضرور پوچھتے ہیں۔ گھر میں آنے والے مہمان کو چارپائی پر رلی بچھا کر بٹھاتے ہیں اور خود زمین پر بیٹھتے ہیں۔ برابر نہ بیٹھنا مہمان کی تکریم سمجھا جاتا ہے۔ ارض پاک کے ایک گوشے میں یہ نرالی دنیا آباد ہے۔ انسان صدیوں سے پہلے کی تہذیب کا ایک جیتا جاگتا نقشہ دیکھ لیتا ہے۔

وہ یہ ساری تفصیل خوبصورت نقشہ بنا کر بیان کر رہی تھیں۔ میں نے ان تصویروں میں مکمل رنگ بھرنے کے لئے ایک اور سوال وہاں کے لباس اور خوراک وغیرہ کے بارے میں پوچھا۔

سلمٰی نے بتایا کہ شادی کے وقت لڑکی کو ایک لباس سسرال کی طرف سے ملتا ہے۔ ایک میکہ کی طرف سے۔ اس میں پندرہ گز کپڑے کا گھاگرہ ہوتا ہے۔ چولی ہوتی ہے جو شادی شدہ عورتوں کی کمر سے کھلی ہوتی ہے اس کے اوپر گھر سے باہر نکلتے وقت ایک سجی ہوئی جیکٹ ہوتی ہے۔ دوپٹہ پانچ چھ گز کا سر پر ٹکا ہوا ہوتا ہے۔ باہر نکلتے وقت اتنا بڑا گھونگھٹ نکالتی ہیں کہ غیر آدمی کی نگاہ بھی نہیں پڑ سکتی۔ بالوں کی مینڈھیاں بنا کر ماتھے پر اچھے انداز میں پنوں سے سجا لیتی ہیں۔ زیورات میں گلے میں موتیوں کا گلوبند بہت مقبول ہے۔ آدھ کلو تک چاندی کی کنٹھی کانوں کی لووں میں بڑا سا چھید کر کے چاندی کے بھاری زیور پہنتی ہیں۔ سونے کی صرف نتھ ہوتی ہے۔ دونوں ہاتھوں میں ہاتھی دانت کے رنگ کی پلاسٹک کی ایک سو دس چوڑیاں ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ ہر وقت پہنے رکھتی ہیں۔ بچے قمیض شلوار پہنتے ہیں جو غربت کی وجہ سے گھس گھس کر پھٹ رہی ہوتی ہے۔ ایک سے دوسرا جوڑا نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کو نہلا کر چادر میں لپیٹ دیا جاتا ہے تاکہ کپڑے خشک ہوں تو پہنائے جا سکیں۔ کھانے پینے کی چیزیں نایاب ہیں اور قوت خرید بھی نہیں بمشکل فی کس تیس روپے ماہانہ میں گزارا ہوتا ہے۔ عورتیں سخت محنت کی عادی ہیں۔ روزانہ جو گندم یا چاول کو دن بھر کی ضرورت کے مطابق چکی میں پیسنا۔ پھر اس سے سخت کھردری موٹی بغیر چکنائی کے روٹی بنانا عام طور پر لسی سے کھا لینا ان کا خوان نعمت ہے۔ سبزی کی بجائے کیکر کی پھلیوں یا جڑی بوٹیوں سے بھجیا بن جاتی ہے۔ دودھ بیچنا معیوب سمجھتے ہیں جس کو ضرورت ہو دوسرے سے لے لیتا ہے۔ بہت سادے طریق پر مل جل کر رہتے ہیں۔

ان کو کچھ سیکھنے پر آمادہ کیسے کیا؟ میں نے گفتگو کو نیا رخ دیا۔

سلمٰی نے بتایا کہ وہ بہت پیار کرنے والے ذہین لوگ ہیں۔ پہلے میں نے ان کی زبان پارکری میں خدائے وحدہ لاشریک کا تعارف کروایا' حتیٰ کہ پیکر محسوس کو پوجنے کے خوگر ان دیکھے قدرتوں طاقتوں کے سرچشمہ خدا سے متعارف ہو گئے۔ پھر چھوٹی چھوٹی نصیحت کی باتیں جن میں ان کے حالات کے مطابق باتیں تھیں بتاتی رہی۔ کچھ سوال و جواب تیار کرائے تھے وہ سکھائے۔ اپنے گھر عبادات میں شامل کیا۔ جب انہیں علم ہو گیا کہ میرا مقصد صرف ان کی بھلائی ہے تو بے تکلف ہو گئے۔ اور بہت جلد مانوسیت ان کے

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجد الدین

انجینئرنگ کے شعبے

انجینئرنگ ایک ایسا علم ہے جو سائنسی اصولوں کو کار آمد عملی صورت میں ڈھال سکے۔ انجینئرنگ کا لفظ انجن سے نکلا ہے کیونکہ انجن ہی وہ پہلی نمایاں ایجاد تھی جو سائنس کا کرشمہ تھی۔ لیکن فی زمانہ انجینئر کا تعلق صرف انجن سے ہی نہیں ہے بلکہ یہ علم بہت سے شعبوں میں منقسم ہو چکا ہے۔

ان شعبوں میں سے کچھ پرانے اور بنیادی ہیں جیسے سول، مکینیکل وغیرہ' اور کچھ نئے اور تیزی سے بڑھتے ہوئے جیسے الیکٹرانکس' نیوکلیئر وغیرہ۔

سول Civil

سول کو بجا طور پر سب سے قدیم انجینئرنگ قرار دیا جاسکتا ہے۔ سول انجینئر کا بنیادی کام تعمیر و ترقی ہے۔ سڑکیں' پل' بلند و بالا عمارتیں' ہوائی اڈے' ڈیم' آبپاشی کے منصوبے' یہ سب سول کے مرہون منت ہیں۔ جب بھی کوئی نئی فیکٹری بنائی جانی ہو یا نیا منصوبہ شروع ہو تو اس کا بنیادی ڈھانچہ سول انجینئر ہی کھڑا کرتا ہے۔

تعمیر کے لئے سول انجینئر کی دو ذمہ داریاں ہیں۔ پہلے وہ مجوزہ عمارت' پل یا سڑک کا نقشہ تیار کرتا ہے۔ اس کام میں آرکیٹکچر انجینئر بھی شامل ہوتے ہیں۔ پھر اس نقشہ کے مطابق وہی چیز وجود میں لائی جاتی ہے۔

تعمیر و ترقی کے حکومتی ادارے مثلاً پلاننگ اتھارٹی' کارپوریشن نیز پرائیویٹ تعمیراتی کمپنیوں میں سول انجینئرز کی کھپت ہے۔

مکینیکل Mechanical

مشینری کو بنانا' چلانا اور اس کی دیکھ بھال کرنا مکینیکل انجینئر کا کام ہے۔ انجن اور گاڑیاں (Automobile)' خرادیے اور گرائنڈنگ وغیرہ کی مشینیں' بجلی کے پلانٹ (Power Plant) مکینیکل کے اہم شعبے قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ مکینیکل کو مادر انجینئرنگ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا اطلاق بہت سی دیگر ٹیکنالوجی پر ہوتا ہے۔

پاکستان میں عموماً مکینیکل انجینئرز مشینوں کو چلانے اور دیکھ بھال (Maintenance) کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں۔

الیکٹریکل Electrical

الیکٹریکل کا نام لیتے ہی بجلی کا خیال آتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ بجلی ہر جگہ اور ہر منصوبہ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ بجلی کی مناسب ترسیل' تقسیم' اس کام میں استعمال ہونے والے آلات جیسے ٹرانسفارمر کا بنانا الیکٹریکل انجینئر سرانجام دیتے ہیں۔

پاکستان میں الیکٹریکل انجینئرز کی کھپت زیادہ تر واپڈا میں ہے۔ الیکٹریکل میں ایک حصہ مواصلاتی نظام (Communications) کا بھی ہوتا ہے۔ لہذا ٹیلی فون' ٹیلی ویژن کے نظام میں بھی الیکٹریکل انجینئر دسترس رکھتے ہیں۔

ٹیکسٹائل Textile

روٹی کپڑا اور مکان میں سے کپڑے کی بنیادی ضرورت ٹیکسٹائل کی صنعت مہیا کرتی ہے۔ کپاس کو دھاگے میں بدلنا' اس دھاگے کو بننا' مختلف رنگ دینا اور کئی تعاملات کے بعد تیار حالت میں لانا ٹیکسٹائل انجینئرنگ کا کام ہے۔ اسی طرح مصنوعی دھاگہ بنانا' قالین بافی بھی یہی شعبہ دیکھتا ہے۔

پاکستان میں اس صنعت پر عروج و زوال آتے رہتے ہیں اور اسی تناسب سے ان انجینئرز کی مانگ بھی بڑھتی اور گرتی رہتی ہے۔

پیٹرولیم Petrolium

زمین سے نکلنے والا تیل اس قدر اہم ہے کہ ایک شعبہ خاص اس کے لئے وقف ہے۔ اس تیل کو نکالنے کا عمل' پھر اس خام تیل کی صفائی اور اسے قابل استعمال حالتوں یعنی پٹرول' ڈیزل' مٹی کا تیل وغیرہ تبدیل کرنا۔ یہ سب پٹرولیم کے ذیل میں آتے ہیں۔

پٹرولیم انجینئرز عموماً تیل صاف کرنے کے کارخانوں (Refineries) یا ان مقامات پر خدمات انجام دیتے ہیں جہاں تیل نکالا جارہا ہو۔

کیمیکل Chemical

کیمیکل بھی اہم شاخوں میں سے ایک ہے۔ کیمیائی تعاملات (Process) جہاں کہیں بھی ہوں جیسے سیمنٹ' کھاد' ادویات' کاغذ وغیرہ کا بننا' وہاں کیمیکل انجینئرز ہی کام سنبھالتے ہیں۔ نیز کیمیکل انجینئرز پٹرولیم اور ٹیکسٹائل کی صنعت میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

مائننگ Mining

مائن (Mine) یعنی کان کنی کا کام بھی کافی پرانا ہے لیکن اب اس نے باقاعدہ علم کی شکل اختیار کرلی ہے۔ کوئلہ' نمک اور دیگر کانوں کی کھدائی' ان کی مختلف ساختیں' ان کو باہر نکالنے کا عمل اور متعلقہ تعاملات مائننگ انجینئر دیکھتا ہے۔

یہ شعبہ اس لحاظ سے خطرناک (Risky) ہے کہ کان کے جائے مقام (Site) پر کام کرنے والے مشکل حالات میں وقت گزارتے ہیں۔

میٹالرجی METALLURGY

اس ٹیکنالوجی کا واسطہ ایک انتہائی اہم اور ضروری دھات لوہے سے ہے۔ خام لوہے کی صفائی' اس میں کاربن شامل کر کے سٹیل بنانا' اور دیگر دھاتوں کو ملا کر مختلف بھرتیں (Alloys) بنانا (جیسے سٹین لیس سٹیل وغیرہ) اور اس تیار مال پر کئی تعاملات کرنا (مثلاً بھٹی میں گرم کرنا) میٹالرجی کے زمرے میں آتے ہیں۔

سٹیل ملز اور لوہے کی مصنوعات جیسے گارڈر' سریا وغیرہ بنانے والی کمپنیوں میں ان انجینئرز کی کھپت ہے۔

آرکیٹکچر Architecture

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا تھا کہ تعمیر کے دو مراحل ہیں۔ پہلا مرحلہ یعنی مجوزہ منصوبہ کا نقشہ ذہن سے کاغذ پر اتارنا۔ اس میں خوبصورتی پیدا کرنا' ایسا نقشہ بنانا جو تعمیر میں سہولت دے اور تعمیراتی مال کا بہترین استعمال ہو سکے۔ آرکیٹکچر کے ذمہ ہے۔ آرکیٹکچر کا گہرا تعلق ڈرائنگ سے ہے۔

ایسی کمپنیاں جو آرکیٹکچر کی خدمات فراہم کرتی ہیں' میں یہ انجینئرز شامل ہو جاتے ہیں۔

سی آر پی C.R.P

City and Regional Planning

انجینئرنگ کی وہ شاخ ہے جو نئے شہر' قصبات بنانے سے تعلق رکھتی ہے۔ ان منصوبوں کی اول سے آخر تک منصوبہ بندی کرنا' ہر پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے معلوم وسائل کو بروئے کار لانا' ان انجینئرز کا کام ہے۔ شہروں میں نئی ہاؤسنگ سکیموں کے پس پشت انہی انجینئرز کی محنت ہے۔

الیکٹرانکس Electronics

اس وقت الیکٹرانکس کی ٹیکنالوجی نے دنیا کو مسحور کر رکھا ہے۔ کمپیوٹرز اور ذرائع مواصلات (Communication) میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ الیکٹرانکس انجینئر ان مشینوں کے پرزوں' ان کے سرکٹ اور ان کے باہم استعمال کا حتمی علم رکھتا ہے۔ آئندہ زمانہ واضح طور پر الیکٹرانکس میں مزید ترقیات کا زمانہ ہے۔

ٹیلی فون اور ان کی ایکس چینج بنانے والے' کمپیوٹر اور اس سے متعلقہ پرزے' فیکس' ٹیلی ویژن وغیرہ بنانے والی کمپنیوں اور ان کی مرمت کے لئے الیکٹرانکس انجینئرز خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

ایرونا ٹیکل Aeronautical

ہوائی جہاز کی ایجاد انسانی تاریخ میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔ ان جہازوں کا بننا' ان کی مختلف صلاحیتوں کا استعمال' ان کی ٹریفک کا کنٹرول یہ سب ایروناٹیکل انجینئرز کرتے ہیں۔

پاکستان میں پاکستان ایئر فورس کے زیر اہتمام ہی اس کے کورسز ہوتے ہیں۔

نیوکلیئر Nuclear

نیوکلیئر انجینئرنگ کا تعلق ایٹم سے بے پناہ توانائی حاصل کرنے سے ہے۔ یہ Process نسبتاً مشکل اور جدید ہے۔ پاکستان میں ابھی یہ علم اور ٹیکنالوجی عام نہیں ہے۔

نیوکلیئر ری ایکٹر (Reactor) میں تابکار مادہ کو استعمال کرنا اور پیدا ہونے والی توانائی کو کار آمد حالت میں لے کر آنا' اس عمل کے لئے نئے Material تیار کرنا اور اسے کنٹرول میں رکھنا۔ نیوکلیئر انجینئرز کے ذمہ ہے۔

پاکستان میں یہ انجینئرنگ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے تحت ہی ہو رہی ہے۔

بائیو BIO

یہ انجینئرنگ کی جدید ترین اور متنازعہ شاخ قرار دی جاسکتی ہے۔ کلوننگ کا عمل اسی انجینئرنگ کا کرشمہ ہے۔ چونکہ یہ علم ابھی نیا ہے اس لئے پاکستان میں بطور نصاب شامل نہیں ہے۔

حیاتیاتی خلیوں پر مختلف تجربات کرنا' ان کے رویوں اور باہمی تعاملات کا گہرا مشاہدہ اس شاخ کی جان ہے۔ بائیولاجی کا علم اس سے چولی دامن کا تعلق رکھتا ہے۔

000

نسیم سیفی

جھوٹ اور سچ

یہ بات ہمیشہ سے سچی ثابت ہوئی ہے کہ سچ کو آنچ نہیں۔ جھوٹ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے لیکن جھوٹ کے متعلق یہ بات بھی قابل غور ہے کہ انسان اپنی تسلی کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اور کچھ تھوڑی دیر کے لئے تسلی ہو بھی جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جھوٹ آپ کے لئے سودمند ثابت ہوا ہے۔ جھوٹ بہرحال جھوٹ ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح وہ اپنا غلط ہونا اور غیر مفید ہونا ثابت کردے گا۔ بعض اوقات لوگ جھوٹ اس طرح بولتے ہیں کہ لوگوں کو پتہ ہی نہ چلے کہ جھوٹ بولا گیا ہے اور ان کی ضرورت پوری ہو جائے۔ کچھ اپنی ضرورت کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ دراصل یہ بات فلاں ضرورت کے لئے ہے۔ وہ ضرورت ان کی اپنی نہیں ہوتی۔ کسی اور کا نام لے کر وہ اپنی ضرورت پوری کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح بعض اوقات بعض عجیب عجیب واقعات سامنے آتے ہیں۔

ہمیں کسی نے بتایا کہ وہ اور ان کے والد صاحب ایک ہوٹل میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ والد صاحب معمر ہونے کی وجہ سے ایک پرانی عادت سے مجبور تھے اور وہ عادت تھی ہڈیوں کو چوسنا اور ان میں سے گودا نکالنا یا انہیں توڑ کر کھانا۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ میری نسل کے لوگ تو ایسا نہیں کرتے۔ پرانے لوگ کیا کرتے تھے۔ جب کھانا کھا چکے تو میں نے دیکھا کہ والد صاحب للچائی ہوئی نظروں سے ایک ہڈی کی طرف دیکھ رہے ہیں لیکن چونکہ اردگرد زیادہ نوجوان ہی بیٹھے تھے اس لئے ان کے سامنے اس ہڈی کو استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے ویٹریس کو بلایا اور اس سے کہا یہ ہڈی میرے کتے کے لئے کسی چھوٹے سے بیگ میں ڈال دیں۔ کچھ دیر کے بعد جب ویٹریس واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا لفافہ تھا۔ وہ والد صاحب کو تھما کر کہنے لگی لیجئے میں کچن میں گئی تھی وہاں زمین پر کچھ اور ہڈیاں بھی پڑی تھیں وہ بھی میں نے اٹھا کر اس

باقی صفحہ () پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکمانستان ایران معاہدہ

وسطی ایشیا کی ریاست ترکمانستان نے جو سابق سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد آزاد ہوئی ہے ایران کے ساتھ قدرتی گیس کی فراہمی کا ایک معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت قدرتی وسائل خصوصاً قدرتی گیس کی دولت سے مالا مال یہ ملک 200 کلومیٹر لمبی پائپ لائن کے ذریعے 4۔ارب مکعب فٹ گیس ایران کو برآمد کرے گا۔ اور چند سالوں میں یہ مقدار دگنی ہو جائے گی۔ ایران کے صدر محمد خاتمی نے ترکمانستان کا دورہ کرکے ترکمانستان کے صدر ظفر مراد نیازوف سے اس معاہدے پر اتفاق کیا۔ صدر خاتمی نے صدر نیازوف سے باہمی دلچسپی کے موضوعات پر گفتگو بھی کی۔

ایران کو قدرتی گیس کی فراہمی کے لئے کئی ممالک کوشش میں تھے جن میں پاکستان بھی شامل تھا۔ لیکن امریکہ کی طرف سے ایران پر عائد شدہ پابندیوں کے باعث رکاوٹیں پڑتی رہیں اور بالآخر ترکمانستان نے کامیابی حاصل کرلی۔ ایران تیل کی دولت سے مالا مال ملک ہے وہ مہنگے اخراجات کرکے قدرتی گیس کی دولت حاصل کر سکتا ہے۔ اس معاہدے سے ترکمانستان کو بھی معقول آمد ہوگی۔

○○○

طالبان کے قتل عام کے خلاف

مظاہرہ

پشاور میں افغان مہاجرین نے ایک جلوس نکالا جس میں انہوں نے افغانستان میں جنرل عبدالمالک کی افواج کے ہاتھوں طالبان کے قتل عام پر احتجاج کیا۔ جنرل عبدالمالک کی فوج نے جب طالبان کو شکست دی تو ان کے ہاتھ طالبان کے دو ہزار فوجی لگے۔ جن کو جنرل عبدالمالک کی افواج نے نہایت بے دردی سے ہلاک کر دیا اور ان کی لاشیں 20 بڑے بڑے گڑھوں میں دبا دیں۔ اس قتل عام کا اب انکشاف ہوا ہے۔ افغان مہاجرین نے پشاور کی سڑکوں پر مارچ کیا۔ اس میں کئی افغان تنظیموں نے حصہ لیا ہے اور کہا ہے کہ افغان متحارب گروپوں کو جنگ چھوڑ کر مشترکہ طور پر افغانستان کی سلامتی اور تعمیر و ترقی کے اقدامات میں حصہ لینا چاہئے۔ ان تنظیموں نے کہا کہ لڑائی کرنے والوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا چاہئے۔ مظاہرین نے اقوام متحدہ کے نمائندوں کو ایک احتجاجی یادداشت بھی دی۔

افغانستان اس وقت دنیا میں تباہی و بربادی کا ایک نشان بن چکا ہے۔ متحارب افغان تنظیموں میں سے جس کا بس چلتا ہے وہ قتل اور خونریزی کا بازار گرم کر دیتا ہے اور فتح پھر بھی کسی کے حصے میں نہیں آتی۔ یہ علاقہ دردناک صورت حال کی مثال بن چکا ہے۔ اور مذاکرات کے ذریعے جنگ کو ختم کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ نجانے انسانی خون کی ارزانی کا یہ سلسلہ کب ختم ہوگا۔

○○○

پاکستان کے بارے میں تاثر

غیر ملکی میڈیا اسلامی ملکوں کے بارے میں آئے دن منفی خبریں شائع کرتا رہتا ہے۔ بین الاقوامی جریدے ایشیا ویک نے بھی اپنی حالیہ اشاعت میں پاکستان کے بارے میں منفی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ اسرائیل کی طرح پاکستان بھی ایک نظریئے کی بنیاد پر قائم ہوا تھا۔ لیکن پچاس سال کے عرصے میں شدید نوعیت کے سیاسی و فرقہ وارانہ عدم استحکام کی وجہ سے یہ ایک ناکام ریاست ہے۔

○○○

بھارت میں مستقبل کی حکومت

بھارت سیاسی عدم استحکام کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکا ہے۔ ماضی میں طویل عرصہ تک برسراقتدار رہنے والی سیاسی جماعت کانگرس اب ٹوٹ پھوٹ اور عوامی عدم مقبولیت کا شکار ہو چکی ہے۔ اس کے افراد کئی دیگر پارٹیوں میں منقسم ہو چکے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ملک میں کوئی بھی ایک بڑی پارٹی ایسی نہیں رہی جو تنہا الیکشن جیت سکے یعنی کوئی بھی سیاسی جماعت ملک گیر مقبولیت کی حامل نہیں رہی۔ اس کا نتیجہ ماضی کے انتخاب میں سامنے آیا تھا جبکہ کانگرس اور بی جے پی دونوں بڑی جماعتیں اتنی مقبولیت نہ پا سکیں کہ کوئی پارٹی حکومت بنا سکے۔ اب بھی مستقبل میں یہی نظر آرہا ہے کہ چند ماہ کے اندر ہونے والے انتخابات میں بھی کوئی سیاسی جماعت قطعی اکثریت حاصل نہ کر سکے گی جس کا مطلب یہی ہے کہ دو جماعتیں مل کر حکومت بنائیں گی۔ اس وقت عمومی صورت حال ماضی کے انتخاب سے کوئی زیادہ مختلف دکھائی نہیں دے رہی۔ ملک میں تین بڑی قوتیں بن چکی ہیں۔ یعنی کانگرس، بی جے پی اور یونائیٹڈ فرنٹ یہی تین بڑی پارٹیاں جس قدر زیادہ اکثریت حاصل کریں گی اسی قدر کسی دوسری پارٹی سے مل کر ان کے اقتدار میں آنے کا امکان ہے۔ سابق وزیراعظم آئی کے گجرال کی یہ بات بظاہر درست نظر آرہی ہے کہ آئندہ انتخابات میں بھی مخلوط حکومت ہی بنے گی۔ اور چونکہ عمومی طور پر پارلیمانی جمہوریت کا تجربہ بتاتا ہے کہ مخلوط حکومتیں کمزور اور ناپائیدار ہوتی ہیں اس لئے شاید آئندہ بننے والی حکومت بھی زیادہ دیر تک نہ چل سکے۔

تاہم حالیہ چند ہفتوں میں جو سیاسی تبدیلیاں سامنے آئی ہیں وہ بی جے پی کی مقبولیت میں اضافے کی طرف اشارے کر رہی ہیں۔ حال ہی میں چند سابق وزراء نے کانگرس کے صدر سیتارام کیسری کے رویے کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے کانگرس سے علیحدگی اختیار کرلی ہے

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

سلوک سے آشکار ہونے لگی۔ شہروں میں کسی کو کچھ سکھانا اور بات ہے لیکن بالکل ان پڑھ اپنی جہالت کی تقدیر پہ قانع روزمرہ کے معمول کو منتہائے زندگی سمجھنے والے ذہنی طور پر احساس کمتری میں شکار گھریلو عورتوں کو کچھ سکھانا بالکل دوسری بات ہے۔ ان کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھایا۔ بچوں کو صاف ستھرا کرنے میں مدد دی ان کے گھروں میں بے تکلفی سے بیٹھی۔ انہیں اپنے خیمے میں بلا کر عزت و تکریم سے پیش آئی اس طرح وہ ہر بات سیکھنے پر آمادہ ہو گئیں۔ اس سے پہلے ایک معلم اور ایک ہمدرد کی خدمات سے بہت متاثر ہیں۔ غیر مردوں سے بات کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔ پردے کے پیچھے بیٹھ کر تقریر، خطبہ سنا جا سکتا ہے اس کا ان کو خیال بھی نہ تھا۔ پہلے جمعے پر میری تحریک پر بھی کوئی عورت نہ آئی۔ دوسرے اور تیسرے جمعے میں بتدریج اضافہ ہوا اور آخری جمعے میں عورتوں والا حصہ بھرا ہوا تھا۔ مردوں کو بھی سکھایا کہ تمہاری عورتوں کو دین کی باتیں سیکھنا بہت ضروری ہے انہیں ساتھ لایا کریں۔ تاکہ بچوں کی تربیت کر سکیں چھوٹے چھوٹے سوال ان کی زبان میں روزانہ ان سے کرتی رہی تاکہ ازبر ہو جائیں۔

میں نے ان کی روانی میں روک نہ بننے کے لئے ایک چھوٹا سا سوال کر دیا۔ "آپ ان کو بالکل نئی کیا باتیں سکھا کر آئی ہیں۔"

سلمٰی نے بتایا کہ بہت بڑی بات تو اس سٹیج پر سکھائی نہیں جا سکتی تھی۔ میں نے انہیں بتایا کہ

باورچی خانہ رہائشی جھونپڑے سے علیحدہ بنایا جائے

چائے کا استعمال کم کریں۔

درس کلام الٰہی میں شامل ہوں۔

ہر چیز خدا تعالیٰ سے طلب کریں دعا مانگا کریں۔

جماعت کی مختصر تاریخ، ترقی اور بیرونی مشنوں کی کارکردگی کا تعارف، لجنہ کا قیام

صفائی ستھرائی کے طریق۔

بچوں کو معلم صاحب کے پاس بھیجنے کی ترغیب دی اپنے حقوق کا احساس دلایا کہ عورتوں کے بھی کچھ حق ہیں۔

اس طرح روزمرہ کے عورتوں کی زندگی کے کئی دیگر مسائل سمجھائے

اب اس سفر کے غیر معمولی تاثرات کا بھی ذکر کر دیجئے۔ میں نے مزید پوچھا۔

"وہاں سانپ بچھو بہت ہیں۔ میں تو سرشام ایک چارپائی پر اپنا سامان اور جوتا رکھ کر دوسری چارپائی پر بیٹھ جاتی تھی۔ میرے شوہر کو سو ٹانگوں والے رینگنے والے کیڑے نے کاٹ لیا۔ یہ کیڑا بدن میں اپنی ٹانگیں جما لیتا ہے اور کاٹ کر بھی گھسا رہتا ہے۔ گرم کوئلہ دکھائیں تو چھوڑتا ہے۔ بڑا تکلیف دہ ہے۔ علاج کے بعد آرام آ گیا خود اپنی آنکھوں سے سانپ بچھو اور وہ بھی صحرائی چلتے پھرتے دیکھنا بہت عجیب لگا۔

ایک حیران کن بات عورتوں کا آپس کا سلوک تھا۔ میں نے ترکی، فرانس، جرمنی کی عورتوں کو دیکھا ہے باقی کے متعلق اخبارات میں پڑھا ہے۔ ہر جگہ ساس بہو کے اختلافات، بوڑھی اور جوان کے اختلافات اور کئی قسم کے جھگڑے مگر ان پڑھ عورتوں میں حیرت انگیز طور پر باہمی سلوک دیکھا۔ ساس بہو، ماں بیٹی کی طرح پیار سے رہتی ہیں۔ مرد عورت کی عزت کرتے ہیں۔ نئی تہذیب کی ہوا نہ لگنے کا یہ بڑا فائدہ ہے۔ بچے بھی آپس میں جھگڑتے نہیں دیکھے۔

ایک اور عجیب تجربہ لکڑی کا چولہا جلانا تھا۔ کسی نہ کسی طرح اس میں تو کامیاب ہو گئی مگر اس آگ پر برتنوں پر دھوئیں کی دبیز تہہ کالک کا چھڑانا بہت ہی دقت طلب مسئلہ تھا۔ بجلی نہیں تھی۔ پانی مشکل سے ملتا تھا۔ مگر ان مشکلات سے گزرتے ہوئے لطف آرہا تھا۔

ایک اور بات جس سے میں بہت متاثر ہوئی وہ وہاں کی عورتوں کی محنت کی عادت ہے بلا مبالغہ وہ مردوں سے زیادہ محنت کرتی ہیں۔ چکی پیسنا کئی میل سے دو دو گھڑے اٹھا کر لانا، فصل کے کاموں میں مدد دینا، کھانا پکانا بچے سنبھالنا ڈھور ڈنگر چرانا غرضیکہ بڑی محنت کی زندگی ہے میں نے تو ان کے مردوں کو احساس دلایا تھا کہ ذرا ہاتھ بٹا دیا کریں۔

مجھے وہاں کی چاندنی راتیں بھی یاد آتی ہیں کھلا ریگستان بھرپور چاندنی بے تکلف فضا، آمد بہار کی ٹھنڈی راتیں، خوشگوار دن بہت دلفریب موسم تھا۔ جگہ جگہ ٹھکتے ناچتے مور بہت بھلے لگتے تھے۔ اور پھر اجالے اور خوشیاں تو من کے اندر ہوتی ہیں۔ مرا من خدمت خلق کی خوشی سے سرشار تھا۔ حمد خدا سے لبریز تھا وہاں عبادت کا لطف اور تلاوت کا مزہ ہی کچھ اور تھا میرا آخری سوال تھا۔ اگر کبھی دوبارہ موقع ملے تو آپ وہاں جانا پسند کریں گی۔"

"ضرور ضرور" سلمٰی پرجوش ہو کر بولیں۔

"مجھے وہاں بہت لطف آیا جب میں واپس آ رہی تھی تو عورتیں اس طرح رو رہی تھیں جیسے بیٹی کو سسرال سے رخصت کر رہی ہوں۔ وہ خلوص اور محبت تاحیات یاد رہے گی۔"

صرف بیگم سلمٰی خالد صاحبہ ہی نہیں اس تفصیل کے بعد تو ہم سب پڑھنے والوں کا دل کر رہا ہے کہ ہمیں بھی ایسی بے لوث خدمت خلق اور عارضی وقف کا موقع ملے۔ خدا کرے ان کو بہت زیادہ اجر ملے اور ان کی کوششیں ایک مبارک بیج ثابت ہوں جس پر بابرگ و بار درخت پھلے پھولے آمین۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

میں ڈال دی ہیں۔ آپ کا کتا خوب سیر ہو کر کھائے گا۔

اندازہ کیجئے کہ وہ ہڈی کھانی تو انہوں نے خود تھی۔ لیکن یہ کہتے ہوئے شرماتے تھے کہ میں نے ہڈی کھانی ہے۔ گھر جا کر کھاؤں گا۔ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ وہ ہڈی اپنے کتے کے لئے لے جا رہے ہیں اور تھیلے میں ڈال دی جائے۔ اور ویٹرس نے واقعی یہ سمجھتے ہوئے یہ ہڈی کتے کو دی جائے گی اس نے کہا کہ کیوں نہ کچھ اور ہڈیاں بھی اس میں ڈال دوں۔ تاکہ کتا سیر ہو کر یہ ہڈیاں کھائے۔

دیکھا آپ نے بظاہر یہ جھوٹ بے ضرر سا تھا لیکن اس کی ضرر رسانی آپ نے محسوس کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 2- جنوری 1997ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔

1-30 چلڈرنز کارنر۔

2-00 درس کلام الٰہی (نمبر1) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔(1998ء)

3-30 کلام شاعر بزبان شاعر۔

4-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت صاحب۔

5-05 تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 درس کلام الٰہی (نمبر2) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن دوبارہ(1998ء)۔

8-45 اردو کلاس۔

10-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت صاحب۔

11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔

11-35 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔

12-00 پشتو پروگرام۔

1-00 کلام شاعر بزبان شاعر۔

2-00 لقاء مع العرب۔

3-00 اردو کلاس۔

4-00 کمپیوٹرز سب کے لئے۔ نمبر40

5-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔

5-30 درود شریف اور نظم۔

6-00 لائیو خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن۔

7-00 بنگالی پروگرام۔

7-30 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

8-30 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

10-00 لقاء مع العرب۔

11-05 تلاوت-درس-حدیث۔

11-30 اردو کلاس۔

ہفتہ 3۔ جنوری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔

1-30 چلڈرنز کارنر۔

2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔

2-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

3-45 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

5-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔

5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

6-00 لقاء مع العرب۔

7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے۔ (1) انٹرویو ڈاکٹر چارلس۔ ٹی۔ ویلز کے ساتھ۔

8-00 اردو کلاس۔

9-00 کمپیوٹرز سب کے لئے نمبر40۔

10-00 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

11-05 تلاوت-درس ملفوظات۔ خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔

12-00 سرائیکی پروگرام۔

1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔

1-45 لقاء مع العرب۔

2-45 اردو کلاس۔

4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی بابرکت مہینہ اور انسان۔ تقریر از عبدالسلام طاہر۔

4-30 لائیو درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(نمبر4) از بیت الفضل لندن(1998ء)۔

6-00 تلاوت۔ خبریں۔

6-30 انڈونیشین پروگرام۔

7-15 بنگالی پروگرام۔

8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

9-00 لقاء مع العرب۔

10-00 عربی پروگرام۔

11-05 تلاوت-درس ملفوظات۔

11-30 اردو کلاس۔

اتوار 4- جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-

1-30 آپ کا خط ملا-سید نصیر احمد شاہ-مبارک ظفر-

2-00 درس کلام الٰہی (نمبر4)(1998ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو-کے-

3-45 بچوں کی ملاقات- حضرت صاحب کے ساتھ-

5-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-

5-30 چلڈرنز کارنر- تعلیمی پروگرام-واقفین نو-

6-00 لقاء مع العرب-

7-00 درس کلام الٰہی (نمبر4) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو-کے-

8-45 اردو کلاس-

10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-

11-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر- تعلیمی پروگرام-واقفین نو-

12-00 خطبہ- از حضرت صاحب (2-1-1998)-

1-00 انٹرویو-مولانا محمد احمد جلیل-مفتی سلسلہ سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ-

2-00 لقاء مع العرب-

3-00 اردو کلاس-

4-00 آپ کا خط ملا-سید نصیر شاہ صاحب اور مبارک ظفر صاحب کے ساتھ-

خلافت لائبریری ربوہ

4-30 لائیو- درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو-کے-(نمبر5)-

6-05 تلاوت-خبریں-

6-30 انڈونیشین پروگرام-

7-30 بنگالی پروگرام-

8-00 ملاقات حضرت صاحب انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-

9-00 لقاء مع العرب-

10-00 البانین پروگرام-

11-05 تلاوت-درس ملفوظات-

11-30 اردو کلاس-

سوموار 5-جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-

1-30 چلڈرنز کارنر-

2-00 درس کلام الٰہی (نمبر5) حضرت امام جماعت الرابع-از بیت الفضل یو-کے-1998ء-

3-45 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-

5-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-

5-30 چلڈرنز کارنر-

6-00 لقاء مع العرب-

7-00 درس کلام الٰہی (نمبر5) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل یو-کے-1998ء-

8-45 اردو کلاس-

10-00 ملاقات حضرت صاحب انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-

11-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر-

12-00 تقریر "دعا" از مولانا سلطان محمود انور-

1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- کوئز "مغفرت" پر-

2-00 لقاء مع العرب-

3-00 اردو کلاس-

4-00 سپورٹس-فٹ بال فائنل-ربوہ بمقابلہ راولپنڈی- برموقع دوسری سالانہ سپورٹس ریلی اطفال الاحمدیہ پاکستان-

4-30 لائیو-درس کلام الٰہی (نمبر6) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل یو-کے-1998ء-

6-05 تلاوت-خبریں-

6-30 انڈونیشین پروگرام-

7-15 بنگالی پروگرام-

8-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-

9-00 لقاء مع العرب-

10-00 ترکی پروگرام-

11-05 تلاوت-درس ملفوظات-

11-30 اردو کلاس-

منگل 6-جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-

1-30 چلڈرنز کارنر-

2-00 درس کلام الٰہی (نمبر6) (1998ء) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل یو-کے-

3-45 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-

5-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-

5-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

6-00 لقاء مع العرب-

7-00 درس کلام الٰہی (نمبر6)(1998ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل یو-کے-

8-45 اردو کلاس-

10-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-

11-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-

11-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-

12-00 پشتو پروگرام-

1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-

2-00 لقاء مع العرب-

3-00 اردو کلاس-

4-00 طبی معاملات-"دل کی بناوٹ" مہمان- ڈاکٹر مسعود الحسن نوری (ہارٹ سپیشلسٹ) میزبان-ڈاکٹر ثاقب سمیع-

4-30 لائیو-درس کلام الٰہی (نمبر7) از حضرت صاحب- بیت الفضل یو- کے- 1998ء-

بقیہ صفحہ 6

اور بی جے پی میں شامل ہو گئے ہیں۔ تازہ ترین خبر یہ ہے کہ اس پارٹی میں ایک سو ریٹائرڈ اعلیٰ فوجی افسران نے شمولیت کی ہے۔ یہ لوگ اس توقع پر شامل ہوئے ہیں کہ ان میں سے کم از کم نصف کو پارٹی کی طرف سے آئندہ الیکشن میں ٹکٹ مل جائے گا۔ ان سابق فوجی افسران میں دو سابق ایئر مارشل اور دو سابق لیفٹیننٹ جنرل چھ سابق میجر جنرل اور آٹھ سابق بریگیڈیئر شامل ہیں۔

بھارت میں سیاسی صورت حال ایسی ہے کہ اب اتحادوں کی سیاست فروغ پا رہی ہے۔ بھارت رقبے اور آبادی کے اعتبار سے بہت بڑا ملک ہے۔ اس میں بہت سی قومیتیں اور بڑی تعداد میں علاقائی پارٹیاں موجود ہیں۔ ان کے اپنے اپنے حلقہ ہائے اثر ہیں۔ بڑی پارٹیاں اب ان چھوٹی چھوٹی پارٹیوں سے اتحاد کر کے اپنی مجموعی طاقت کو مضبوط بنا رہی ہیں۔ بی جے پی پنجاب کی پارٹی اکالی دل سے اتحاد کر چکی ہے۔ کانگرس بھی اپنے نئے ساتھی ڈھونڈ رہی ہے اور متحدہ محاذ جو پہلے ہی 14 چھوٹی بڑی پارٹیوں کا مجموعہ ہے مزید سیاسی جماعتوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی پوزیشن کو مضبوط کر رہا ہے۔ اس لحاظ سے بھارت کی مجموعی سیاسی صورت حال یہی بن رہی ہے کہ آنے والی اسمبلی بھی معلق Hung پارلیمنٹ ہو گی اور باہمی جوڑ توڑ سے ہی نئی حکومت بنے گی۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 12 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم، جسٹس فقیر محمد کھوکھر اور جسٹس نجم الحسن کاظمی پر مشتمل فل بنچ نے پاکستان مسلم لیگ کے نامزد صدارتی امیدوار جسٹس (ر) رفیق تارڑ کو الیکشن لڑنے کی اجازت دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر عدالت نے انہیں صدر منتخب ہونے کے بعد نااہل قرار دیا تو صدارتی الیکشن دوبارہ ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے رفیق تارڑ کیس میں عدالتی کارروائی میں روکاوٹ ڈالنے اور واویلا کرنے پر دو صدارتی امیدواروں ایم پی خان اور فضل حسین لاہوری کو کمرہ عدالت سے باہر نکال دیا۔ اور ریمارکس دیئے کہ ہر شخص صدر بننا چاہتا ہے۔ یہ قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے ان لوگوں کو علم نہیں یہ عدلیہ کو کتنا بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ صدارتی امیدواروں نے واویلا کیا تھا کہ عدالت الیکشن ملتوی کرے یا صدارت کے لئے ناموں کی پرچی ڈالیں، اگر مظلوموں کی آواز نہیں سنیں گے تو عدالت پر بھی عذاب آئے گا۔

○ مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ 30 دسمبر کو چاند نظر آگیا اس لئے 31 دسمبر کو رمضان المبارک کا پہلا روزہ ہے۔

○ سینٹ میں اپوزیشن ارکان اسمبلی نے احتجاج کیا ہے کہ صدارتی امیدوار کو صدر کا پروٹوکول دینا غیر قانونی ہے۔ اسی طرح حکومتی امیدوار کی ٹی وی کے ذریعے انتخابی مہم بھی غیر آئینی ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے مسلم لیگ اور حلیف جماعتوں کے اراکین قومی اسمبلی و سینٹ کی پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت آئین میں موجود تضادات اور خامیوں کو دور کرنے اور اس کی اصل روح بحال کرنے کے لئے حلیف جماعتوں کے تعاون سے آئینی اصلاحات کا پیکیج لائے گی۔ اسلامی دفعات برقرار رہیں گی بین الاقوامی اداروں کا پاکستان پر اعتماد بڑھ رہا ہے دیوالیہ ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔ مسائل کے حل کے لئے 50 سالہ پرانی پالیسیوں کو ترک کرکے موثر راستہ اپنانا ہو گا۔ بلدیاتی انتخابات مقررہ تاریخ پر ہوں گے۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ ایئر مارشل (ر) اصغر خان نے کہا ہے کہ قوم رفیق تارڑ کو برداشت نہیں کرے گی۔ اب حکمرانوں کو روکنا ہو گا۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کے صدارتی امیدوار آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ جسٹس (ر) رفیق تارڑ پاکستان کے پہلے صدر ہوں گے۔ جن پر صدر مملکت کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد بھی مقدمہ چلے گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ اور حلیف جماعتوں کے نامزد صدارتی امیدوار رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ایوان صدر کو خیر کا مرکز بناؤں گا۔ عدالتی نظام بدلنا پڑے گا۔ آئین میں ابہام موجود ہیں۔ جنہیں دور کرنا ملک و قوم کے مفاد میں ہے۔ آئینی دفعات کی من مانی تشریح کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند کرنا ہو گا صدر پارلیمنٹ کا محافظ ہوتا ہے۔ اور اس کی راہ میں آنے والی روکاٹیں وزیر اعظم کے مشورہ کے مطابق دور کرتا ہے۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق بیروزگاری کے لئے قرضہ سکیم غیر معینہ مدت تک کے لئے موخر کر دی گئی ہے۔ سکیم پر وزیر اعظم کی زیر صدارت طویل بحث ہوئی۔ حتمی فیصلہ نہ ہو سکا۔ وزارت خزانہ اور سمال بزنس کارپوریشن نے سکیم پر فوری عمل در آمد ناممکن قرار دیا اور بتایا کہ چار ارب روپے موجود ہیں جبکہ وزیر اعظم نے اس سکیم کے لئے دس ارب روپے کا اعلان کیا تھا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ زرداری کا حلف تبدیلی کی طرف اشارہ ہے۔ لیاقت جتوئی کو وزیر اعلیٰ ہاؤس سے ضروری کاغذات سمیٹ لینے چاہئیں۔ کسی بھی وقت ہٹایا جاسکتا ہے۔ ایسی لہر آنے والی ہے جو طاقت میں نشے میں مست لوگوں کو روند ڈالے گی۔ میدان صاف ہونے کے منتظر ہیں۔ تیز دوڑنے والی ان دیکھی دیوار سے ٹکرا کر گریں گے۔ پھر ہمارا سفر شروع ہو گا۔

○ قائمقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ حکومت بحران گزرنے پر تجارتی شعبے میں بہتری نہیں لا سکی۔ اب بھی تجارتی عدم توازن برقرار ہے۔ ہم عالمی مارکیٹ میں قدم نہیں جما سکے۔ مقابلہ دن بدن سخت اور پابندیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن نے ترقی پذیر ممالک کے ہاتھ پاؤں باندھ کر رکھ دیئے ہیں سارک اور ایکو کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔

○ سوشل ایکشن پلان (سیپ) پراجیکٹ کے فنڈز کے بے دریغ استعمال اور کروڑوں روپے کی خوردبرد کا سکینڈل سامنے آنے پر ورلڈ بینک نے مڈل سکولوں کی امداد روک دی ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں مڈل اور پرائمری سکولز پراجیکٹ میں ساڑھے سات کروڑ روپے سے زائد گھپلے سامنے آئے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی نے جہیز پر مکمل پابندی کی سفارش کر دی ہے شادیوں میں کھانے پر پابندی کی حمایت، فوڈ سٹمپ سکیم کا دائرہ پورے پنجاب تک بڑھانے، غازی بروتھا فنڈز سے زمین مالکان کو رقوم ادا کرنے کی قرارداد بھی منظور کر لی گئی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں سعید احمد منہاس نے کہا ہے کہ ڈیرہ غازی خان جیل سے دہشت گردوں کو حکومت نے خود فرار کرایا ہے۔ وقت آنے پر ٹھوس ثبوت دیں گے۔

○ وزیر اعظم نے عورتوں کے خلاف ظلم و زیادتی کے انسداد کے لئے خصوصی مراکز شکایات قائم کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ رمضان میں اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے۔

○ سیونگ بینک اکاؤنٹس اور اسی طرح کے دوسرے اکاؤنٹس سے زکوٰۃ کی کٹوتی کے لئے نصاب 4550 روپے مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔

○ ملک بھر میں زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے قومی بینکوں سے کروڑوں روپے نکلوا لئے گئے۔ تمام بڑے بینکوں میں بڑے بڑے کھاتہ دار اپنے سیونگ کھاتوں سے رقوم نکلواتے رہے اور بینک حکام انہیں روکتے رہے کہ خدا کے واسطے اس بار ایسا نہ کریں کیونکہ 31 دسمبر ہی ان کی کلوزنگ ڈیٹ ہے۔ اس سے ان کی پوزیشن خراب ہوگی۔

○ حساس اداروں نے رپورٹ دی ہے کہ پنجاب کے 751 دینی مدارس فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں۔ اور اس کے ثبوت بھی حکومت کو پیش کر دیئے ہیں۔ ان مدارس کو غیر ملکی امداد ملتی ہے۔ یہ ادارے فارغ التحصیل طلباء کو اسلحہ لائسنس بھی بنوا کر دیتے ہیں۔ جس کے بعد وہ اپنے عقیدے کے لئے سرگرم ہو جاتے ہیں۔ دینی مدارس کے فارغ التحصیل 810 طلباء پولیس کو مطلوب ہیں۔ پنجاب میں سب سے زیادہ مدارس بہاولپور ڈویژن میں ہیں۔ اسی لئے یہاں فرقہ وارانہ وارداتیں بھی زیادہ ہوئیں۔ لاہور میں 649 دینی مدارس کام کر رہے ہیں۔ جھنگ، گلگت اور کرم ایجنسی میں بھی فرقہ واریت عروج پر ہے۔

○ بلوچستان میں بلدیاتی الیکشن غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
211842

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

نیا سال مبارک ہو
دنیا بھر میں سب سے زیادہ مجرب ادویات (SPECIFICS) تیار کرنیوالے ادارہ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
کی طرف سے تمام قارئین الفضل کو
نیا سال مبارک ہو

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰/- ، ۶۰ گرام ۹۰/- ، ۱۰۰ گرام ۱۵۰/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور اس کے نواحی ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508